بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم جمعۃ المبارک

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۰	۲۳ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش	۱۲ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ	۲۳ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۴۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کل کی نسبت افاقہ ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۲ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ

ھندو قوم کو معاصر "ملاپ" کا "روحانی اپدیش"

ہوسِ اقتدار و تسلّط اور سیاسی غلبہ کے شوق نے ہندو قوم کی ذہنیت کو ایسا کر دیا ہے ۔ کہ اس راہ میں ہر چیز ان کے نزدیک جائز و مستحسن قرار پا رہی ہے ۔ اور ان کے بعض لیڈر ان کو ایسی خطرناک راہ پر لگا رہے ہیں ۔ جو ملکی ترقی کی راہ نہیں ۔ بلکہ بدامنی اور فساد کی راہ ہے ۔ اور جو اہل ملک میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے اور غیر ہندوؤں کو ہندوؤں کے قریب آنے کی تحریک کرنے کی بجائے ان کو متنبہ کرے گی ۔ کہ اس قوم کے پاس نہ پھٹکیں ۔ ان لوگوں سے ہر دم چوکس اور خبردار رہیں ۔ اور ان پر کبھی اور کسی صورت میں بھی اعتماد نہ کریں ۔

اس کی ایک نہایت افسوسناک مثال ۱۹ ۔ اکتوبر کے "ملاپ" میں موجود ہے ۔ کچھ عرصہ سے اس اخبار میں "روحانی اپدیش" دیا جاتا ہے ۔ جو "بابا شری شنکر داس جی مہاراج" کے اذکار عالیہ کا نتیجہ بیان کیا جاتا ہے ۔ "ملاپ" ان بابا صاحب کو اس رنگ میں پیش کرتا رہتا ہے ۔ کہ گویا یہ کوئی بہت بڑے روحانی بزرگ ہیں ۔ مدیر "ملاپ" کا بیان ہے ۔ کہ وہ باباجی کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ اور عرض کیا کہ جس دن یہ پرچہ شائع ہوگا ۔ اس دن وجے دشمی ہوگی ۔ وجے دشمی اور بھگوان رام کے متعلق ان کا پیغام ملنا چاہیئے ۔" اس پر باباجی نے جو پیغام دیا ۔ اُسے نیچے درج کیا گیا ہے ۔ اس کے چند اقتباسات ہم اس لئے درج کرتے ہیں ۔ تا قارئین کرام اندازہ کر سکیں ۔ کہ برادرانِ وطن کو ان دنوں کس قسم کے "روحانی اپدیش" مل رہے ہیں ۔ اور پھر ان کے پیش نظر اپنے لئے صحیح راہ عمل تجویز کر سکیں ۔ "باباجی" حضرت رام کی جلاوطنی کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"جب راون سے واسطہ پڑا ۔ تو انہوں نے سب سے پہلے راون کے پُرانے دشمن سگریو کو اپنے ساتھ ملا لیا ۔ جس کے ساتھ آج تک ان کی دوستی نہیں تھی ۔ اسے دوست بنا لیا ۔ تب اس دوست کی مدد کرنے کے لئے اور اسے کلیتہً اپنا بنانے کے لئے دھوکے سے بالی کو مار ڈالا ۔ اس کے بعد انہوں نے خود راون کے گھر میں پھوٹ پیدا کر دی ۔ راون کا بھائی اس وشواس سے کہ رام کی فتح اسے لنکا کا مہاراج بنا دے گی ان کے چرنوں میں آ گرا ۔ اور جب یہ سب کچھ ہو چکا ۔ تو انہوں نے لنکا کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ۔ اور خون کی ندیاں بہا دیں اور وہ فتح حاصل کی جس کی یاد آج ہم ہزاروں شائد لاکھوں برسوں کے بعد مناتے ہیں ان سب باتوں پر دھیان کیجئے ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں ۔ کہ صرف اہنسا صرف دیا ۔ اور صرف سچائی پر قائم رہ کر یہ سب کچھ ہو سکتا تھا ۔ اور کیا آپ میں سے کسی کے اندر بھی یہ کہنے کی جرأت ہے کہ بھگوان رام نے یہ سب کچھ کر کے کوئی پاپ کیا ۔ یقیناً انہوں نے کوئی پاپ نہیں کیا جس حالت میں وہ تھے ۔ اس میں چھل (فریب) ہنسا (تشدد) اور دوسرے کے گھروں میں پھوٹ ڈلوا دینا ہی ان کا دھرم تھا ۔ اس دھرم پر چل کر انہوں نے وہ سپھلتا حاصل کی ۔ کیا یہ آدرش جیون ان لوگوں کے دلوں میں جو بھگوان کا نام لیتے نہیں تھکتے کوئی ولولہ پیدا نہیں کرتا ۔ کیا وہ وشواش نہیں کرتے ۔ کہ وہ بھی ایسی ہی سپھلتا حاصل کر سکتے ہیں ۔"

قارئین دیکھیں ۔ کہ ہندو قوم کو کس طرف لے جایا جا رہا ہے ۔ اور کس طرح انہیں یہ تعلیم دی جا رہی ہے ۔ کہ دشمن کو نیچا دکھانے کے لئے دھوکا فریب اور جھوٹ وغیرہ نہ صرف ضروری ہے ۔ بلکہ "بھگوان رام" کی سچی متابعت ہے ۔ اور "بھگوان رام" نے جو کامیابی حاصل کی ۔ وہ رحم دلی اور سچائی پر قائم رہنے سے حاصل نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے ان کو بھی یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے ۔ کہ کامیابی کے حصول کے لئے سچائی پر قائم رہنا غلطی ہے ۔ اور پھر ایسی خطرناک تعلیم کوئی فرد قوم نہیں دے رہا ۔ بلکہ اسے ایسی ہستی کی طرف منسوب کر کے پیش کیا جا رہا ہے ۔ جس کے متعلق اس مضمون نگار نے یہ بیان کیا ہے ۔ کہ "کچھ لوگ انہیں ایشور مانتے ہیں ۔" اور پھر اسے ایک روحانی بزرگ کے "روحانی اپدیش" کا رنگ دے کر پیش کیا جا رہا ہے ۔ اور ظاہر ہے ۔ کہ جو نوجوان اس قسم کی تعلیم کے زیر اثر پروان چڑھیں گے اور جن بچوں کے دل پر یہ خیالات نقش ہوں گے ۔ وہ دوسروں کے لئے کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں ۔ اور ان کا وجود وہ حالات پیدا کرنے میں کس حد تک ممد ہو سکتا ہے ۔ جن کا اس بدنصیب ملک کی غلامی کی زنجیروں کے کٹنے کے لئے پیدا ہونا ضروری ہے ۔ چند روز ہوئے ہم ملاپ ہی کے حوالہ سے یہ دکھا چکے ہیں کہ اس زمانہ کے ہندو لیڈر آئیڈیل ہندو حکومت کا جو تصور ہندو نوجوانوں کے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ کس قدر وحشت ناک اور کس قدر ظالمانہ ہے ۔ اس کے چند روز ہی بعد یہ اپدیش دیا گیا ہے ۔ اور ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے ۔ ہندو لیڈر چاہتے ہیں ۔ کہ اپنی قوم کے نوجوانوں کے اندر ایسا زہر پیدا کر دیں کہ وہ ہندوستان پر ہندو تسلط و اقتدار قائم کرنے اور قائم رکھنے کے لئے اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں ڈھالنے کی مشق کرنے رہیں اور سپھلتا کی راہ میں جن لوگوں کو روک سمجھیں ۔ ان کو نقصان پہونچانے کے لئے مذموم چالوں ۔ دھوکا ۔ فریب ۔ جھوٹ ظلم وغیرہ سے کام لینے میں تامل نہ کریں اور ظاہر ہے ۔ کہ اس ورش و مندیس کو اگر ملک کی بدقسمتی سے تعبیر نہ کیا جائے ۔ تو کیا کہا جا سکتا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت رام کی زندگی میں بیسیوں نہیں سینکڑوں قابل قدر سبق موجود ہیں۔ جنہیں خوبصورتی کے ساتھ پیش کرکے ہر لحاظ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا۔ مگر سب پہلوؤں کو نظر انداز کرکے "وجے دشمی" کے پیغام کو صرف اس بات تک مخصوص رکھا گیا ہے۔ کہ "بھگوان رام" نے جو "سپھلتا" حاصل کی وہ دھوکے اور فریب سے کی۔ جھوٹ بول کر کی اور رحمدل و سچائی کو ترک کرکے کی۔ تم بھی اس سے سبق حاصل کرو۔ اور سپھلتا کے حصول کے لئے ان اوصاف کو اپنے اندر پیدا کرو۔ ان سطور میں حضرت رام کی جو توہین کی گئی ہے۔ ہم اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا اس لحاظ سے ضروری سمجھتے ہیں کہ بانیان و پیشوایان مذاہب کی عزت و توقیر قائم کرنا ہمارے نزدیک نہایت ضروری ہے۔ چند روز ہوئے ہم نے ایک مضمون میں ہندوستان کی سیاسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے اکثریت و اقلیت کی مثال کی وضاحت کے لئے کوروں اور پانڈوؤں کی مثال دی تھی۔ اس پر بعض ہندوؤں نے بالخصوص قادیان کے ہندوؤں نے اظہار ناراضگی کیا تھا۔ اور ملاپ نے اس احتجاج میں ان کی ہم نوائی کی اور ان کے ریزولیوشنز کو اشاعت دی تھی۔ لیکن آج ہم ان ہندوؤں سے پوچھتے ہیں کہ کیا حضرت رام کے متعلق ملاپ کی یہ تحریر ان کے خیال میں قابل اعتراض نہیں۔

یوم پیشوایان مذاہب ۲۵ اکتوبر کو منایا جائیگا

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ جلسہ پیشوایان مذاہب کی تاریخ تبدیل کرکے ۱۸ اکتوبر کی بجائے ۲۵ اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔ احباب اچھی طرح نوٹ فرمالیں۔ اور یاد رکھیں کہ ان جلسوں کی جو ضرورت اس زمانہ میں ہے۔ اس سے زیادہ پہلے نہ تھی۔ اس لئے اس جلسہ کے انتظامات بہت زیادہ اہتمام سے کئے جائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

چندہ تحریک جدید ۳۰ نومبر سے قبل ادا ہو جانا چاہیئے

تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والے جہاں سال ہشتم کے وعدے ۳۰ نومبر سے قبل پورا کرنے کے لئے روپیہ بھیج رہے ہیں۔ تا ان کا سال ہشتم کا وعدہ ۳۰ نومبر جو آخری میعاد ہے سے پہلے پورا ہو جائے۔ وہاں وہ احباب جو سال ہشتم کا عہد پورا کر چکے ہیں ان میں سے بعض احباب وعدہ نہیں بلکہ روپیہ جو ان کے سال ہشتم کے وعدے سے زیادہ ہے بھیج رہے ہیں۔ کیونکہ سال نہم کا چندہ پیشگی دینے کی اجازت ہے۔ مگر تحریک جدید کے مجاہدوں کو یہ یاد رہنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کی ہر رقم ارسال کرتے وقت کوپن پر تشریح کرنی چاہیئے کہ آیا ان کا یہ چندہ سال ہشتم کا ہے یا نہم کا ہے یا کسی گزشتہ سال کا ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے چندہ داخل کرنا مشکلات کا باعث ہے۔ تحریک جدید کی دس سالہ لسٹ میں صرف وہی نام آئیں گے جو بلاناغہ دس سال قربانی کرتے رہیں گے۔ پس نہ صرف وعدہ سال ہشتم ۳۰ نومبر تک پورا کریں۔ بلکہ اپنا گزشتہ سالوں کی کمی کا بھی ازالہ کریں۔ تا آپکے ۸ سال پورے ہو جائیں۔ اگر آپکو توفیق ہے تو نویں سال کا بھی چندہ پیشگی بھیج سکتے ہیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی حالت

حضرت حافظ صاحب کے وسیع حلقہ احباب میں یہ خبر نہایت مسرت و شادمانی سے سنی جائیگی کہ موصوف پر مختلف اور خطرناک امراض کے جو شدید حملے ہو رہے تھے۔ وہ بفضلہ تعالےٰ ختم ہو چکے ہیں اب بعض چھوٹی چھوٹی شکائتیں اور ضعف باقی رہ گیا ہے۔ جو ایسے سخت حملہ ہائے امراض کے بعد باقی رہنا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ اور اس میں بھی بتدریج کمی ہو رہی ہے۔ یہاں حضرت موصوف کی صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کی گئی ہیں۔ اور کی جا رہی ہیں۔ باہر کے احباب بھی اپنی دعاؤں کو جاری رکھیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے باقی شکائتوں اور ضعف کو بھی دور فرمائے اور حضرت حافظ صاحب جلد صحت یاب ہو کر بدستور تبلیغی تقریروں میں مصروف نظر آئیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۸/۴۲ سے ۹/۴۲ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۴۹۹۔ رشید احمد صاحب سیالکوٹ
۱۵۰۰۔ احمد دین صاحب "
۱۵۰۱۔ غلام حیدر صاحب سرگودھا
۱۵۰۲۔ انوار الحق صاحب بنگال
۱۵۰۳۔ عبد الرحیم صاحب "
۱۵۰۴۔ غلام خدیجہ صاحبہ کیمبل پور
۱۵۰۵۔ رحیم بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۵۰۶۔ یاقوت بیگم صاحبہ پشاور
۱۵۰۷۔ غلام قادر صاحب ضلع گورداسپور
۱۵۰۸۔ مہراں بی بی صاحبہ "
۱۵۰۹۔ حیات محمد صاحب "
۱۵۱۰۔ ناظر خان صاحب "
۱۵۱۱۔ سلطان احمد صاحب "
۱۵۱۲۔ رانی صاحبہ "
۱۵۱۳۔ کریم بخش صاحب "
۱۵۱۴۔ عائشہ بی بی صاحبہ "
۱۵۱۵۔ مجیدہ بی بی صاحبہ "
۱۵۱۶۔ حفیظہ بی بی صاحبہ "
۱۵۱۷۔ نذیراں بی بی صاحبہ "
۱۵۱۸۔ محمد الدین صاحب "
۱۵۱۹۔ بیگم بی بی صاحبہ "
۱۵۲۰۔ محمد شفیع صاحب "
۱۵۲۱۔ اللہ دتا صاحب "
۱۵۲۲۔ حسین بخش صاحب "
۱۵۲۳۔ ہدایت صاحب "
۱۵۲۴۔ سردار محمد صاحب "
۱۵۲۵۔ مختار علی صاحب "
۱۵۲۶۔ صادق علی صاحب ولد حسین صاحب "
۱۵۲۷۔ صادق علی صاحب ولد ہدایت صاحب "
۱۵۲۸۔ عباس حسین صاحب "
۱۵۲۹۔ جعفر علی صاحب ہوشیارپور
۱۵۳۰۔ نعمت علی صاحب گورداسپور
۱۵۳۱۔ بشیر احمد خان صاحب ہوشیارپور
۱۵۳۲۔ فضل احمد خان صاحب "
۱۵۳۳۔ محمد خان صاحب ضلع گورداسپور
۱۵۳۴۔ رشید اندل صاحب "
۱۵۳۵۔ سمو شاہ صاحب "
۱۵۳۶۔ عظیم بی بی صاحبہ "
۱۵۳۷۔ حسین بخش صاحب "
۱۵۳۸۔ بشیر احمد صاحب "
۱۵۳۹۔ محمد اصغر صاحب "
۱۵۴۰۔ سکینہ بیگم صاحبہ "
۱۵۴۱۔ بشیراں بیگم صاحبہ "
۱۵۴۲۔ غلام حسن صاحب "
۱۵۴۳۔ اہلیہ " " "
۱۵۴۴۔ پسر " " "
۱۵۴۵۔ پسر " " "
۱۵۴۶۔ پسر " " "
۱۵۴۷۔ سلطان بی بی صاحبہ "
۱۵۴۸۔ خورشیدہ بی بی صاحبہ "
۱۵۴۹۔ عبد القادر صاحب گنائی کشمیر
۱۵۵۰۔ بشیر احمد صاحب سیالکوٹ
۱۵۵۱۔ محمد صاحب سندھ
۱۵۵۲۔ کمال صاحب "
۱۵۵۳۔ غلام فاطمہ صاحبہ جالندھر
۱۵۵۴۔ محمد خلیل صاحب گورداسپور
۱۵۵۵۔ ہادی بیگم صاحبہ اڑیسہ
۱۵۵۶۔ عبد الکریم صاحب گورداسپور
۱۵۵۷۔ سوا صاحب "
۱۵۵۸۔ چند صاحب "
۱۵۵۹۔ حاکم بی بی صاحبہ "
۱۵۶۰۔ اللہ رکھی صاحبہ "
۱۵۶۱۔ کاکی صاحبہ "
۱۵۶۲۔ محمد طفیل صاحب "
۱۵۶۳۔ اللہ داد صاحب "
۱۵۶۴۔ رسول بی بی صاحبہ "
۱۵۶۵۔ عبد الغفور صاحب "
۱۵۶۶۔ عبد السلام صاحب "
۱۵۶۷۔ حنیفہ بی بی صاحبہ "
۱۵۶۸۔ مہراں بی بی صاحبہ "
۱۵۶۹۔ رحیم بخش صاحب گورداسپور
۱۵۷۰۔ سرداراں بی بی صاحبہ "
۱۵۷۱۔ شریفاں بی بی صاحبہ "
۱۵۷۲۔ حنیفہ بی بی صاحبہ "
۱۵۷۳۔ مختاراں صاحبہ "
۱۵۷۴۔ دین محمد صاحب "
۱۵۷۵۔ اللہ دتا صاحب "
۱۵۷۶۔ عائشہ بی بی صاحبہ "
۱۵۷۷۔ روشن دین صاحب "
۱۵۷۸۔ سردار علی صاحب "
۱۵۷۹۔ مختار علی صاحب "
۱۵۸۰۔ صادق علی صاحب "
۱۵۸۱۔ عبد اللہ صاحب "
۱۵۸۲۔ نعمت علی صاحب "
۱۵۸۳۔ نتھو صاحب "
۱۵۸۴۔ نعمت علی صاحب "
۱۵۸۵۔ محمد صدیق صاحب "
۱۵۸۶۔ نعمت بی بی صاحبہ "
۱۵۸۷۔ محمد شریف صاحب "
۱۵۸۸۔ کرم بی بی صاحبہ "
۱۵۸۹۔ مختار احمد صاحب "
۱۵۹۰۔ علی محمد صاحب ولد محمد بخش صاحب "
۱۵۹۱۔ علی محمد صاحب ولد اللہ داد صاحب "
۱۵۹۲۔ حسن دین صاحب "
۱۵۹۳۔ لال دین صاحب "
۱۵۹۴۔ ہدایتاں صاحبہ "
۱۵۹۵۔ خدیجہ صاحبہ "
۱۵۹۶۔ فقیر محمد صاحب "
۱۵۹۷۔ عنایت علی صاحب "
۱۵۹۸۔ حاکم بی بی صاحبہ "
۱۵۹۹۔ فضل احمد صاحب "
۱۶۰۰۔ رشید احمد صاحب "
۱۶۰۱۔ اقبال احمد صاحب "
۱۶۰۲۔ شریفہ صاحبہ "

(باقی)

175

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبۂ نکاح

انسان کی امنگوں اور اس کے اعمال میں مطابقت ہونی چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۳ - ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش

(مرتبہ :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۳ - ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انسانی زندگی

سب کی سب ولتنظر نفس ما قدمت لغد کے اردگرد چکر لگا رہی ہے - لیکن انسان کی عادت ہے - کہ جہاں وہ اپنی امنگوں اور اپنے ارادوں کو مستقبل سے وابستہ کر لیتا ہے - وہاں وہ اپنے اعمال - اور اپنے افعال کو حاضر پر محصور کر دیتا ہے حالانکہ اگر ایک گاڑی کے دو گھوڑے ہوں - اور دونوں میں سے ایک کو پیچھے کی طرف باندھ دیا جائے - اور دوسرے کو آگے کی طرف باندھ دیا جائے - تو یہ یقینی بات ہے - کہ وہ گاڑی یا تو ٹوٹ جائے گی - یا گر جائے گی - اُسی صورت میں گاڑی چل سکتی ہے - جب دونوں گھوڑے ایک طرف ہوں - اُسے تم مشرق کی طرف لے جاؤ - یا مغرب کی طرف لے جاؤ - شمال کی طرف لے جاؤ - یا جنوب کی طرف لے جاؤ اس کا سوال نہیں - بہرحال جدھر بھی گھوڑے لگا دو - اُدھر گاڑی چل جائے گی - چاہے وہ غلط طرف ہی کیوں نہ جائے - لیکن اگر ایک گھوڑے کو ایک طرف باندھ دیا جائے - اور دوسرے گھوڑے کو دوسری طرف باندھ دیا جائے - تو پھر وہ گاڑی کہیں بھی نہیں جائے گی - بلکہ ٹوٹ جائے گی -

انسانی منزل کے بھی دو گھوڑے

ہوتے ہیں - اور وہ دونوں گھوڑے انسانی ترقی کے لئے یکجا باندھے جاتے ہیں ان میں سے ایک انسان کے عمل ہوتے ہیں - اور ایک اس کی امنگیں اور خواہشیں ہوتی ہیں - عمل امنگ کو بڑھاتا ہے - اور امنگ عمل میں زیادتی کرتی ہے اور اس طرح ہر قدم جو ایک گھوڑے کا اٹھتا ہے - وہ دوسرے کے آگے بڑھنے کا ذریعہ بن جاتا ہے - آخر امنگ کیا چیز ہے - امید کیا چیز ہے - امید اسی چیز کا نام ہے حال کو مستقبل میں اور آگے دیکھنے کا ہی نام اور ان دونوں میں کوئی نہ کوئی نسبت قائم ہوتی ہے - ورنہ یوں تو

ہر ایک شخص کے دل میں امنگ

ہوتی ہے - مگر ایک امنگ والے کو تم پاگل کہہ دیتے ہو - اور دوسرے امنگ والے کے متعلق کہتے ہو - کہ وہ بڑا باہمت اور ہوشیار ہے - ایک طالب علم کالج میں پڑھتا ہے - اُسے امنگ ہوتی ہے - کہ میں ایک دن بڑا فلسفی بنوں گا - اور تم اُسے دیکھ کر کہتے ہو - یہ طالب علم بڑا ہونہار - اور ذہین معلوم ہوتا ہے اس کے ارادے بہت اونچے ہیں - وہ تاریخ پڑھ رہا ہوتا ہے - اور کہتا ہے - میں ایک دن

بڑا مورخ

بنوں گا - تمہیں معلوم نہیں ہوتا - کہ وہ مورخ بنے گا - یا نہیں - مگر تم کہتے ہو - یہ طالب علم بڑا ہونہار ہے - ہو سکتا ہے - کہ کسی دن بڑا مورخ بن جائے کیونکہ تم اس کے عمل کو دیکھتے ہو - اور جب تمہیں دکھائی دیتا ہے - کہ وہ تاریخ اچھی طرح پڑھ رہا ہے - تو تم قیاس کرتے ہو - کہ اس کی یہ امنگ بھی درست ہے - اور ہو سکتا ہے - کہ وہ ایک دن مورخ بن جائے - حالانکہ اس کی

امنگ اور عمل

میں اس وقت بہت بڑا فرق ہوتا ہے مگر چونکہ وہ امنگ اس کے عمل کے مطابق ہوتی ہے - اس لئے گو اس کی امنگ ہے تو مستقبل کے متعلق - ہے تو ایسی چیز کے متعلق - جس کا وجود ابھی ظاہر نہیں - مگر چونکہ وہ اسی جہت کی طرف جا رہا ہے جس جہت کی طرف اس کا عمل جا رہا ہے - اس لئے تم کہتے ہو - یہ بڑا ہونہار اور ہوشیار ہے اسی طرح

ایک اور طالب علم

کالج میں حساب پڑھتا ہے - اور کہتا ہے - میں ایک دن بڑا مہندس بنوں گا تم پروفیسروں کے ساتھ اُس کے تعلقات کو دیکھتے ہو تم اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی روح کو دیکھتے ہو تم اُس محبت کو دیکھتے ہو - جو اُسے حساب سے ہوتی ہے - اور تم ان تمام باتوں کو دیکھ کر کہتے ہو - یہ طالب علم بڑا ہونہار ہے - واقعی کسی دن مہندس ہو جائے گا - ایک شخص

فقہ کی کتابیں

پڑھ رہا ہوتا ہے - اُن کے مطالعہ میں مصروف ہوتا ہے اُستاد کی باتوں پر غور کرتا ہے - فقہ کے متعلق مختلف نوٹ لکھتا رہتا ہے - اور کہتا ہے میرا ارادہ کسی دن بہت بڑا فقیہہ بننے کا ہے - تم ایسے شخص کو پاگل نہیں کہتے - بلکہ تم کہتے ہو - یہ شخص

بڑا ہوشیار اور ہونہار

ہے - اس لئے کہ وہ قدم اُسی طرف اٹھا رہا ہے - جس طرف اس کی منزل ہے - اور گو نظر اُس کی آگے کی طرف ہے - (اور نظر ہمیشہ آگے ہی ہوتی ہے -) مگر چونکہ اُس کا قدم اسی طرف اُٹھ رہا ہے - جس طرف اُس نے جانا ہے - اس لئے تم کہتے ہو - یہ ٹھیک کر رہا ہے - حالانکہ اُس کے

موجودہ مقام

اور اُس مقام میں جہاں وہ پہونچنے کا ارادہ رکھتا ہے - بہت بڑا فرق ہوتا ہے - اس کے مقابلہ میں ایک اور شخص ہل چلا رہا ہوتا ہے - اور کہتا جاتا ہے - میں ایک دن بڑا مہندس بنوں گا - تم فوراً اُسے دیکھتے ہی کہہ دیتے ہو

یہ شخص پاگل ہے

آخر یہ فرق کیوں ہے ؟ اس کی منزل بھی دور ہے - اور اُس کی منزل بھی دور ہے - مگر ایک کو تم پاگل کہہ دیتے ہو - اور دوسرے کو ہونہار - اور ہوشیار - قرار دیتے ہو - فرق یہی ہے کہ ایک کا قدم مشرق کی طرف اٹھ رہا ہے - مگر وہ جانا مغرب کی طرف چاہتا ہے - اور دوسرا جس طرف جانا چاہتا ہے - اسی طرف اپنا قدم بڑھا رہا ہوتا ہے - گویا ایک کی امنگ اور طرف جا رہی ہوتی ہے - اور عمل اور طرف جا رہا ہوتا ہے - مگر دوسرے کی امنگ اسی طرف جا رہی ہوتی ہے جس طرف اس کا عمل جا رہا ہوتا ہے اگر کسی کا

عمل ایک طرف ہو - اور امنگ دوسری طرف

تو تم کہہ دیتے ہو - یہ شخص پاگل ہے - محض اس لئے نہیں - کہ اس کا مستقبل نظر نہیں آتا - اس بناء پر ہم کسی کو پاگل نہیں کہتے - بلکہ پاگل ہم اس لئے کہتے ہیں - کہ اس کی امنگ اور ہے - اور عمل اور ہے - اس کے مقابلہ میں ایک اور شخص ہوتا ہے - جس کا مستقبل اسی طرح نظر نہیں آتا - جس طرح پہلے کا مستقبل نظر نہیں آتا - مگر ہم کہتے ہیں - وہ بڑے حوصلوں والا ہے - بڑے ارادوں والا ہے بلکہ ہم کہہ دیتے ہیں

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

گویا ہم اس کی تصدیق کرتے اس کے جذبات کو پسند کرتے - اور اس کے آئندہ مستقبل کے متعلق

خود بھی امیدیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جدھر اس کا قدم اٹھ رہا ہے۔ ادھر ہی اس کی امید جا رہی ہے۔ لیکن اگر ایک شخص جا تو بٹالے کی طرف رہا ہو۔ اور کہتا یہ ہو۔ کہ میں دریائے بیاس پر پہونچ جاؤں گا۔ تو ہم کہیں گے یہ شخص پاگل ہے۔ گویا ہم کسی کو اس کی امنگ کی وجہ سے پاگل نہیں کہتے۔ بلکہ امنگ اور عمل کے فرق کی وجہ سے پاگل کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں

قرآن کریم میں نصیحت

فرماتا ہے کہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ ہر انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ اس بات پر غور کرے۔ اور دیکھے کہ ما قدمت لغد۔ اس نے غد کے لئے کیا بھیجا ہے۔ اور اس کا عمل اس کی امنگ کے مطابق ہے یا نہیں۔ پھر فرماتا ہے واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ تمہارے جو آئندہ کے متعلق امیدیں اور ارادے ہیں۔ ان کے بارہ میں تم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ ان امیدوں اور تمہارے عمل میں کوئی مطابقت ہے یا نہیں غد آخر آج سے ہی پیدا ہوگا۔ غد غد سے پیدا نہیں ہوگا مستقبل کیا ہے۔

مستقبل حال کا بچہ ہے

اگر حال کا قدم اور طرف اٹھ رہا ہے۔ تو لازماً مستقبل بھی اسی حال کے مطابق ہوگا۔ گدھی کا بچہ آخر گدھا ہی ہوگا شیر نہیں ہوگا۔ اور شیر کا بچہ شیر ہی ہوسکتا ہے۔ گائے یا بکری نہیں بن سکتا۔ پس فرمایا ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ تم جو بڑی بڑی امنگیں کرتے ہو ہم تمہیں ان امنگوں سے منع نہیں کرتے اگر وہ تمہارے عمل کے مطابق ہیں تو بیشک کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نیۃ المومن خیر من عملہ جس شخص کے دل میں ترقی کے متعلق کوئی امنگ نہیں۔ کوئی خواہش اور امید نہیں وہ ایک

ذلیل اور ناکارہ وجود

ہے۔ اگر ایک شخص کے عمل ناکافی ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ یہ امید نہیں رکھتا۔ کہ وہ کل اپنے خدا کو پالیگا۔ تو اس کے متعلق ہم یہ نہیں کہیں گے کہ وہ بڑا نیک ہے۔ بلکہ ہم کہیں گے وہ بے ایمان ہے۔ نیک ہم اسی کو کہیں گے۔ جس کا آج کا عمل بے شک کمزور ہو۔ مگر اس کے دل میں یہ امید ہو۔ کہ اگر آج وہ اپنے خدا سے نہیں ملا۔ تو کل اس سے جا ملے گا۔ وہ آج نمازیں پڑھتا ہے روزے رکھتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے۔ اور دوسری نیکیوں میں حصہ لیتا ہے۔ مگر اس کے باوجود اگر اسے آج خدا نہیں ملتا۔ تو وہ مایوس نہیں ہو جاتا۔ بلکہ کہتا ہے کل میں اپنے رب کے پاس جا پہونچوں گا۔ گویا ہر وقت اس کے

دل میں ایک امنگ اور امید

تازہ رہتی ہے۔ اور تھوڑے عمل کے باوجود خدا تعالیٰ سے ملنے کی تڑپ ہر وقت اس کے دل میں موجود رہتی ہے۔ ایسے شخص کے متعلق ہم بے شک کہیں گے۔ کہ وہ نیک ہے۔ لیکن اگر یہ امنگ اس کے دل میں نہیں پائی جاتی۔ تو ہم اسے اچھا نہیں کہیں گے تو مستقبل کے متعلق امیدیں رکھنا

ترقی کی ایک ہی کلید

ہے۔ اور جو شخص مستقبل کے متعلق کوئی امید نہیں رکھتا۔ وہ کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس حقیقت یہی ہے کہ نیۃ المومن خیر من عملہ۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ یعنی وہ جتنا کام کرتا ہے آئندہ اس سے زیادہ

کام کرنے کی نیت

رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی راستہ پر جا رہا ہو۔ اور اس کی اپنے پیروں پر نظر ہو تو لازماً وہ ٹھوکریں کھائے گا۔ اسی طرح اگر وہ پیچھے کی طرف دیکھیگا تب بھی ٹھوکریں کھائے گا۔ کیونکہ ٹھوکر کی چیز آگے ہوتی ہے۔ مگر جو آگے کی طرف دیکھتا ہے۔ وہ ہر قدم کے اٹھانے سے پہلے اگلی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے۔ اور کہتا ہے یہ بھی ٹھوکر کی جگہ ہے وہ بھی ٹھوکر کی جگہ ہے۔ اور بعد میں چاہے اس کی آنکھ کسی اور طرف ہو اس کے دماغ کے پیچھے جو علم جا رہا ہوگا۔ وہ اسے بتا رہا ہوگا کہ اتنے فاصلہ پر ٹھوکر کا مقام ہے چنانچہ جب بھی وہ اس مقام پر پہونچیگا سنبھل جائے گا۔ اور ٹھوکر کھانے سے محفوظ ہو جائے گا۔ تو امیدیں

انسانی ترقی کے لئے ایک نہایت ہی ضروری اور لازمی چیز

ہیں۔ ہاں جو امیدیں عمل کے مطابق نہ ہوں۔ وہ انسان کی تباہی کا موجب بن جاتی ہیں۔ مگر کتنے لوگ ہیں۔ جو اس اصل کے مطابق چلتے ہیں۔ دنیا میں اکثر ایسے ہی لوگ ہیں جو ایسی امیدیں کرتے ہیں۔ جو ان کے عمل کے مطابق نہیں ہوتیں۔ یا ان کے دلوں میں امنگیں تو ہوتی ہیں۔ مگر ان امنگوں کو ان کے اعمال سے کوئی مناسبت نہیں ہوتی۔ اور یا پھر ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں کوئی امنگ ہی نہیں ہوتی۔ اور اس طرح وہ تباہ ہو جاتے ہیں حالانکہ جس شخص کے

دل میں امنگ نہیں

وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اور جس کی امنگ اس کے عمل کے مطابق نہیں وہ بھی کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ امیدوں کو تم چھوڑو نہیں بلکہ غد کے متعلق تم ہمیشہ امیدیں لگاؤ۔ مگر ان کے مطابق عمل بھی کیا کرو۔ اور اگر آج تم امیدیں لگا بیٹھتے ہو۔ اور ان کے مطابق عمل کرتے ہو۔ تو تمہیں پھر بھی یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ مستقبل تمہارے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ پس جس کے ہاتھ میں مستقبل ہے تم بھی اسی کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دو۔ تاکہ وہ مستقبل تمہاری امیدوں اور خواہشوں کے مطابق بنا دے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کو اپنا بنا لوگے۔ تو تمہاری امنگ اور تمہارا عمل دونوں یکساں ہو جائینگے یہ نہیں ہوگا۔ کہ تمہارا عمل کہیں پڑا ہے اور تمہاری امنگ کہیں بھاگی جا رہی ہو ؀

"سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو۔ علیٰ دینٍ واحد"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یوم التبلیغ برائے مسلم اصحاب مورخہ ۲۹ نبوت ۱۳۲۱ ہش (۲۹ نومبر ۱۹۴۲ء) بروز اتوار مقرر ہوا ہے۔ عہدہ داران و احباب کرام جماعت ہائے احمدیہ اس دن کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کی پُر اخلاص سعی فرمائیں۔ خصوصیت سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو ملحوظ رکھا جائے۔ کہ تبلیغ بذریعہ اشتہارات کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ تاکہ تبلیغی میدان میں جو جمود پیدا ہو چکا ہے۔ اس کو دور کیا جائے۔ ارادہ ہے کہ اس یوم التبلیغ کے موقعہ پر ایسے مضامین شائع کئے جائیں۔ جن سے عام مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو۔ اور وہ مجبور ہو کر تحقیق کی طرف لگ جائیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ عہدہ داران و احباب کرام اس دن کی کامیابی کے لئے اپنی اپنی تجاویز سے مستفید فرمائیں۔ چندہ نشر و اشاعت کیطرف خاص توجہ دیں۔ نہ صرف اس سال کے بقائے معاف کر دیئے جائیں۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ لٹریچر طبع کرنے کے لئے مخلصین سلسلہ نشر و اشاعت میں خاص امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مہتمم نشر و اشاعت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تقرر محصل

آئندہ کے لئے حافظ محمود الحق صاحب کو محصل جماعت احمدیہ کپورتھلہ مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چوتھے سالانہ اجتماع کی مفصل روئداد

دوسرے روز کی کارروائی

۱۸ر اخاء چار بجکر پچاس منٹ پر تمام خدام کو تہجد کے لئے جگایا گیا۔ خدام نے نماز تہجد اور نماز فجر ادا کی۔ نماز فجر کے بعد خدام کی ورزش اجتماعی کرائی گئی۔ جس میں مقامی اور بیرونی مجالس شامل ہوئیں۔ ورزشی اجتماع کے بعد جھنڈا چھیننے کا مقابلہ ہوا۔ اس کے بعد خدام نے ناشتہ کیا۔ پھر صدر اور جنرل سیکرٹری کے انتخاب کا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے کی۔

صدارت کے لئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور جنرل سیکرٹری شپ کے لئے خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے کا نام ۱۴ر تبلیغ ۱۳۲۲ ہش سے ۱۴ر تبلیغ ۱۳۲۳ ہش تک کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں برائے منظوری پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

انتخاب کی کارروائی کے بعد بعض دوستوں نے نظمیں پڑھیں۔ جس کے بعد جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے اپنی گذشتہ تقریر کے بقیہ حصہ کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے سزا رحمت ہے۔ کیونکہ یہ بطور علاج اور فائدہ کے ہے۔ اس لئے ہم اس کے لئے رحمت کا لفظ بولتے ہیں۔ آپ نے جہنم کو ایک شفاخانہ کی مثال دیتے ہوئے بتایا۔ کہ وہ دراصل تمام روحانی امراض کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے "فامہ ہاویہ" کہکر یہ بتایا ہے۔ کہ جس طرح ماں کے رحم میں بچہ ناقص ہوتا ہے۔ اور وہ کامل ہوکر باہر نکل آتا ہے۔ اسی طرح جب انسان پر گندگی اور آلائش آجاتی ہیں۔ تو انسان ناقص ہوجاتا ہے۔ اور جب وہ ان سے نکل جاتا ہے۔ تو انسان کامل ہوجاتا ہے۔

آخر میں آپ نے خدام کو اس بات کی تلقین کی۔ کہ ہم نظام کے قیام کو مدنظر رکھیں۔ اور جو ذرائع اصلاح ہمارے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ اس کو بطیب خاطر قبول کریں۔

اس تقریر کے بعد تمام خدام کو حزب وار بٹھایا گیا۔ پونے بارہ بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ حضور اقدس نے آگ بجھانے۔ فسٹ ایڈ اور لاٹھی کے مقابلوں کا معائنہ فرمایا۔ پھر کھیلوں میں اول اور دوم رہنے والوں کو انعامات دیئے۔ جن کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	مقابلہ	اول	دوم
۱	سوگز دوڑ	عبدالقادر صاحب دارالفتوح	ناصر احمد صاحب بورڈنگ تحریک جدید
۲	پول والٹ	نصیر احمد صاحب لاہور۔	اللہ دتا صاحب ہوسٹل جامعہ
۳	لمبی دوڑ	ناصر احمد صاحب بورڈنگ تحریک جدید۔	عبدالقادر صاحب دارالفتوح
۴	روک دوڑ	عنایت اللہ صاحب بورڈنگ تحریک جدید	محمد حیات صاحب مدرسہ احمدیہ
۵	نشانہ غلیل	ملک سعید احمد صاحب دہلی	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر
۶	گولہ اندازی	حافظ عبدالواحد صاحب دارالفضل	محمد یعقوب صاحب مسجد مبارک
۷	تیراکی (فری اسٹائل)	مصلح الدین صاحب بورڈنگ تحریک جدید	صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مسجد مبارک
۸	" (بیک سٹروک)	" " "	طاہر محمود صاحب دارالعلوم
۹	" (بریسٹ سٹروک)	" " "	میر محمد احمد صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور
۱۰	کبڈی	بیرونی ٹیم	پیر انوار الدین صاحب کیپٹن
	" (انفرادی انعام)	چوہدری غلام احمد صاحب احمدیہ ہوسٹل	عنایت اللہ صاحب بہلولپور
۱۱	اندھیرے میں دیکھنے کا مقابلہ	ملک محمد سعید صاحب دارالرحمت	ملک صلاح الدین صاحب دارالعلوم
۱۲	چھوٹی صاف آواز	صوفی خدابخش صاحب سیالکوٹ	فضل الٰہی صاحب امرتسری

نمبر شمار	مقابلہ	اول	دوم
۱۳	بلند آواز	مرزا عبداللطیف صاحب دہلی	احمد رشدی صاحب قادیان
۱۴	مشاہدہ معائنہ	فیاض احمد صاحب دارالفضل	ملک سعید احمد صاحب دہلی۔
۱۵	لاٹھی کا مقابلہ	نورالدین صاحب جامعہ	کرم الٰہی صاحب سیالکوٹ
۱۶	جھنڈا چھیننے کا مقابلہ	دارالعلوم اور دارالفضل کی اطفال کی ٹیم اول رہی۔	
۱۷	مقابلہ احزاب	جامعہ احمدیہ کی ٹیم اول رہی۔	

تقسیم انعامات کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف سائقین اور قائدین کو بلا کر ان سے خدام کے متعلق امتحاناً سوالات کئے۔ اس کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ جس میں آئندہ اجتماعوں کے لئے نہایت قیمتی ہدایات دیں۔ آخر میں حضور نے اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ کہ خدام کو مومن دل اور مومن ہی شکل رکھنی چاہیئے۔ پس خدام ظاہری اسلامی شعار کے قیام کی طرف خاص طور پر توجہ کریں کیونکہ ان کا تو مقصد ہی مغربیت کو فنا و برباد کرکے اس کی بجائے اسلامی تہذیب و تمدن کے نظام کی عمارت کھڑا کرنا ہے۔ حضور کی یہ نہایت ایمان افروز تقریر پونے تین بجے کے قریب ختم ہوئی۔ خدام نے اجتماعی طور پر عہد دُہرایا۔ اور ان کو جانے کی اجازت دیدی گئی۔ اس طرح یہ اجتماع کامیابی سے انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

فوج میں بھرتی ہونیوالے احمدی دوستوں اور انکے والدین کیلئے ضروری اعلان

اس سے قبل یہ اعلان کرایا جاچکا ہے۔ کہ جو دوست فوج میں بھرتی ہورہے ہیں اگر وہ کسی ایسی جگہ پر مقیم ہیں۔ جہاں جماعت قائم ہے۔ تو وہ اپنا چندہ جماعت کے ذریعہ ارسال کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر کسی وجہ سے جماعت کے ساتھ چندہ ادا نہ کرسکیں۔ تو مرکز میں اطلاع دیکر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کرلیں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں بھی کوئی روک ہو۔ تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنیکا مناسب انتظام فرمائیں۔ نیز یہ کہ جماعتوں کے عہدیداروں کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے کہ انکی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں وہ ان کے والدین کے ذریعے ماہوار چندہ کی وصولی کرتے رہیں۔

افسوس ہے کہ اس اعلان بالا کا جواب بہت کم دوستوں کی طرف سے ملا ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ پھر جماعتوں اور احباب کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے کہ وہ جلد تر نظارت ہذا کو مطلوبہ اطلاع بہم پہنچا کر ثواب حاصل کریں۔ والسلام (ناظر بیت المال)

کتاب "سراج منیر" بکڈپو سے منگوائیں

جیساکہ پہلے اعلان کیا جاچکا ہے۔ اس دفعہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ہونیوالے امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج منیر" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب بکڈپو سے مل سکتی ہے۔ اسکی قیمت ۳ر ۳ر ہے اور فی کتاب محصولڈاک ۱ر لگتا ہے۔ بعض قائد دوست دفتر خدام الاحمدیہ کو کتابوں کیلئے لکھدیتے ہیں۔ انکی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر خدام الاحمدیہ کتابیں فروخت نہیں کرتا۔ بلکہ یہ کتاب آپکو بکڈپو سے مل سکتی ہے اسلئے امتحان میں شریک ہونیوالی مجالس اپنے اپنے آرڈر مینجر بکڈپو قادیان کے نام ارسال کریں

(خاکسار مرزا منور احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اٹھرا ایک دردناک دُکھ ہے!

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک دردناک دکھ ہے۔ اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی نہیں دیکھنے پاتی۔ کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہوجاتا ہے۔ اس دکھ سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے اور جسمانی علاج "ہمدرد دلنواں" جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خریدلیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے۔ اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام اطلاع کی غرض سے شائع کئے جاتے ہیں۔ تا وہ بہت جلد خود بخود رقم ارسال فرمادیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمائیں۔ جو دوست ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہوں گے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں یکم نومبر ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ امید ہے احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔

مینجر الفضل

۱۴۵ - ایم - ایم کریم بخش صاحب
۱۷۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب -
۲۵۵ - منشی عنایت علی خانصاحب -
۳۸۷ - شیخ قدرت اللہ صاحب .
۴۸۲ - ملک عبد العزیز صاحب
۶۲۰ - خانصاحب غلام محی الدین صاحب
۸۴۴ - مولوی سراج الحق صاحب
۹۷۹ خوشی محمد صاحب .
۱۰۷۴ - منشی سلطان عالم صاحب
۱۱۶۵ - حاجی عبد القدوس صاحب
۱۲۷۸ میاں نیاز احمد صاحب
۱۸۱۷ بابو اللہ بخش صاحب .
۲۰۴۴ فیض محمد صاحب
۲۰۳۴ - دی کنٹینل موٹر ہوس
۲۲۶۶ - ایم - اے رشید صاحب
۲۲۷۵ بابو محمد شفیع صاحب
۲۸۵۴ - بابو محمد حنیف صاحب
۲۹۴۱ - ڈاکٹر پیر بخش صاحب -
۳۱۷۰ - میاں غلام حسین صاحب
۳۵۸۳ - خواجہ عبد الرحمن صاحب
۳۶۷۲ - ڈاکٹر محمد یوسف صاحب
۳۷۳۵ - بابو اللہ جوایا ظہور احمد صاحب
۳۸۹۰ - ڈاکٹر سراج الدین صاحب
۴۰۱۲ چوہدری فضل الٰہی صاحب
۴۱۷۴ - محمد اقبال حسین صاحب -
۵۵۷۴ - حافظ عبد السلام صاحب
۶۲۸۴ - محمد حسین صاحب -
۶۲۵۶ - بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب

۶۲۳۱ - بابو محمد عالم صاحب .
۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب -
۶۷۶۷ - بابو احمد اللہ صاحب
۷۱۵۰ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۲۵۷ - ڈاکٹر احمد خانصاحب
۷۲۹۶ - آئی - ایم خانصاحب
۷۴۵۲ - عبد الحمید صاحب -
۷۷۸۶ - سیٹھ شیخ حسن صاحب
۷۸۷۴ - میاں عطاء اللہ صاحب
۸۱۷۵ - ڈاکٹر کریم الدین صاحب
۸۲۱۹ - محمد شفیع صاحب -
۸۳۲۹ - ایم - اے یوسف حسن خانصاحب
۸۴۷۶ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۰۹ - محمد اسمٰعیل صاحب
۸۶۴۲ - شیخ محمد حسین صاحب
۸۷۸۰ - شیخ محمد بخش صاحب -
۸۸۸۱ - چوہدری غلام محمد صاحب
۹۰۹۲ - ایم - اے جلیل فیضی
۹۱۲۴ - بابو عنایت الٰہی صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب -
۹۲۲۶ - حاجی محمد صاحب
۹۲۴۰ - سید ذمان شاہ صاحب
۹۲۷۳ - ملک شیر محمد صاحب
۹۲۹۶ - سید محمد حسین صاحب
۹۳۱۹ - شیخ محمد محسن صاحب .
۹۳۵۱ بابو شکر الٰہی صاحب -
۹۳۸۶ - مولوی اے - آر - ایم خلیل الرحمن صاحب
۹۵۹۷ - ڈاکٹر اقبال علی صاحب
۹۶۶۹ - جناب فتح خانصاحب .
۹۸۰۸ - احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن

۹۰۲۰ محمد الدین صاحب -
۹۰۵۶ - رشید محمد خانصاحب -
۹۰۶۷ - سید عنایت حسین صاحب
۹۰۵۴ - منشی برکت علی صاحب -
۹۹۶۴ - آئی - اے حکیم صاحب
۹۹۹۶ - چوہدری اعظم علی صاحب
۱۰۰۳۴ - حبیب اللہ خانصاحب -
۱۰۰۴۲ - شیخ صدیق احمد خانصاحب
۱۰۰۹۹ - چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۹۳ - ڈاکٹر اے - اے بشیری
۱۰۲۷۴ - شیخ عظیم الدین صاحب -
۱۰۲۸۲ - کمال احمد صاحب .
۱۰۳۲۰ - عبد الواحد خانصاحب -
۱۰۳۲۵ - ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۴۹۷ - میر عبد السلام صاحب -
۱۰۵۹۱ - ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۷۷۸ - بابو ولی محمد صاحب -
۱۰۸۰۷ - منشی دانشمند صاحب -
۱۰۸۲۳ - بشیر احمد صاحب -
۱۰۸۳۵ - مینجر احمدیہ لائبریری
۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۳۷ - سیکرٹری انجمن احمدیہ -
۱۱۲۸۴ - چوہدری دین محمد صاحب
۱۱۴۲۴ - فتح محمد صاحب مشرا
۱۱۵۰۷ - محمد سرور دانی صاحب
۱۱۵۱۲ - سیٹھ حاجی علی صاحب -
۱۱۵۱۹ - نذیر احمد صاحب -
۱۱۶۴۱ - فوٹو سروس کمپنی -
۱۱۶۶۳ - سید محمد شفیع صاحب

۱۱۶۹۸ - محمد بخش صاحب -
۱۱۷۸۰ - ابو البشیر رحمت اللہ صاحب
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید خانصاحب -
۱۱۸۵۷ - میاں محمد حسین صاحب
۱۱۹۶۷ - میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۹۶۸ - میر امان اللہ صاحب .
۱۲۱۳۹ - سید بشیر احمد صاحب
۱۲۲۳۲ - مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۹۳ - حکیم محمد یعقوب صاحب
۱۲۳۶۵ - ملک عطاء اللہ صاحب -
۱۲۳۷۸ - ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۳۸۶ - محمد عبد العزیز صاحب
۱۲۵۱۰ - محمد منیر خانصاحب -
۱۲۶۲۹ - شیخ محمد احمد صاحب .
۱۲۶۵۱ - ایم محمد اقبال صاحب
۱۲۶۷۰ - حاجی محمد صدیق صاحب
۱۲۷۱۶ - عبد الحمید صاحب -
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب .
۱۲۷۲۷ - شیخ عبد الحمید صاحب
۱۲۷۴۶ - چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۷۵۱ - میاں محمد صاحب -
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۸۳ - مرزا احمد صادق صاحب
۱۲۸۰۹ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۸۳۴ - عبد الرشید صاحب -
۱۲۸۳۹ - غلام محمد صاحب اختر
۱۲۸۵۰ - مولا بخش صاحب -
۱۲۸۵۴ - برکت اللہ صاحب -

۱۳۰۱۶ - قریشی عبد المجید صاحب
۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۷۵ - کیپٹن ٹی - ڈی احمد صاحب
۱۴۱۷۷ - شیخ محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۲۰۹ - محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبد اللہ صاحب -
۱۴۲۵۲ - ایم - احمد صاحب
۱۴۳۰۶ - چوہدری نادر علی صاحب
۱۴۲۷۵ - فیض الحق صاحب -
۱۴۳۴۶ - مولوی نظام الدین صاحب
۱۴۴۷۵ - محمد شریف صاحب -
۱۴۴۸۴ - عبد العزیز صاحب
۱۴۵۰۲ - شیخ کریم بخش صاحب -
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی خانصاحب
۱۴۵۴۳ - میاں احسان الٰہی صاحب
۱۴۵۸۲ - میاں غلام سرور صاحب
۱۴۶۰۱ - عبد الصمد صاحب .
۱۴۶۶۷ - غلام حسن صاحب -
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۸۸ - جی - ایو صوفی صاحب
۱۴۷۴۵ - میاں غلام نبی صاحب
۱۴۷۵۴ - مرزا مظفر احمد صاحب
۱۴۷۵۵ - منصور احمد صاحب -
۱۴۷۶۲ - ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی عبد الاحد صاحب
۱۴۸۰۴ - میاں احمد الدین صاحب
۱۴۸۳۱ - شیخ خادم حسین صاحب
۱۴۸۵۳ - فرینڈ اینڈ کو -
۱۴۸۶۰ - چوہدری عبد اللہ خانصاحب

۱۴۸۷۱ - سید نذیر احمد صاحب -
۱۴۸۷۶ - عبد الحمید صاحب -
۱۴۸۹۵ - ایم موسیٰ رضا ر -
۱۴۹۲۷ - خداداد سومرو محمد خانصاحب
۱۴۹۴۹ - چوہدری فقیر اللہ صاحب
۱۴۹۷۹ - چوہدری اللہ دین صاحب
۱۴۹۸۴ - عبد الکریم صاحب -
۱۴۹۸۸ - شیخ غلام علی صاحب
۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب -
۱۵۰۲۹ - محمد شفیع صاحب -
۱۵۰۶۹ - چراغ الدین صاحب
۱۵۱۰۲ - ملک میر احمد صاحب -
۱۵۱۱۰ - ایم محمد حسین صاحب -
۱۵۱۴۵ - عبد المجید صاحب -
۱۵۱۸۷ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۵۱۸۸ - محمد اکرم صاحب -
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب -
۱۵۱۹۷ - مرزا محمد شریف صاحب -
۱۵۲۳۰ - سید رسول شاہ صاحب -
۱۵۲۲۹ - پیر محمد اکبر صاحب
۱۵۲۵۱ - حکیم محمد عبد الجلیل صاحب
۱۵۲۵۵ - محمد منظور احمد خانصاحب
۱۵۲۷۰ - مرزا معظم بیگ صاحب
۱۵۲۸۲ - بابو محمد حنیف صاحب
۱۵۲۸۸ - فضل محمد صاحب -
۱۵۲۹۷ - اہلیہ صاحبہ جناب احمد اللہ صاحب
۱۵۳۷۷ - شیخ محمد احمد صاحب -
۱۵۳۴۴ - محمد حسین صاحب -

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے ۔ پس اصل تو یہ ہے ۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے ۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے ۔ اور وہ علاج "اکسیر شباب" ہے ۔ اکسیر شباب نیا خون ۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے

قیمت تین خوراک ۵ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سونے کی گولیاں

یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا کشتہ چاندی ۔ کشتہ مروارید کشتہ ابرک سیاہ سوسٹھی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں ۔ پیشاب کی جملہ امراض فاسفیٹ ۔ یوریٹ ۔ البومن شکر وغیرہ کا قلع قمع کرتی ہیں ۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں ۔ جس نے بھی انہیں استعمال کیا ۔ اس کو ان کی تعریف میں رطب اللسان پایا ۔ نسوانی امراض مثلاً لیکوریا وغیرہ میں بھی یہ گولیاں یکساں مفید ہیں ۔ قیمت ایک روپیہ کی سات گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

177
Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۷۳:۔ منکہ رضیہ بیگم زوجہ شکر الٰہی صاحب قوم راجپوت سہاس عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن نبی پور ڈاکخانہ گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۴۲ بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرا مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے (۲) میرا زیور اس وقت صرف ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی چھ ماشہ قیمتی مبلغ ۲۶ روپے ہیں۔ باقی زیور میں چندوں میں دے چکی ہوں (۳) میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں۔ نہ کوئی اس کے علاوہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ کہ اگر کوئی میری جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ہاں جو رقم میں اپنی جائیداد کے حصہ میں سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر چکی ہوں وہ منہا سمجھی جائے گی۔ اگر میری آمدنی کی صورت پیدا ہو گئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ دعا ہے کہ مولا کریم مجھے اس وصیت پر قائم رکھے۔ احمدیت پر میری موت ہو۔ الامۃ رضیہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد شکر الٰہی اپڈٹیل کلرک ننکانہ صاحب خاوند موصیہ گواہ شد۔ محمد سعید اللہ احمدی دارالسعت۔

نمبر ۶۲۷۴:۔ منکہ اللہ رکھی زوجہ میاں محمد لوہار قوم ترکھان عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن باغبانپورہ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ اول ایک خام مکان سکنہ مجیسے تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر میں ہے۔ جس کے ۱/۲ حصہ کی میں مالکہ ہوں۔ جس کی موجودہ قیمت قریباً دو صد روپیہ ہے۔ یہ حصہ مکان مجھے اپنے خاوند کی طرف سے میرے حق مہر کی ادائیگی میں ملا ہے۔ اور میرا حق مہر دو صد روپیہ ہے۔ دوم میرے پاس دو عدد چاندی کی ڈنڈیاں ہیں۔ جن کا وزن تین تولہ ہے جن کی قیمت قریباً ۱۵ روپے ہے۔ سوم ایک مکان پختہ دو منزلہ چار مرلے سکنہ باغبانپورہ میں ہے۔ یہ مکان میرے دو لڑکوں کا ہے جنہوں نے مجھے اس مکان میں ملکیت میں شریک کیا ہے۔ میں اس مکان کے ۱/۸ حصہ کی مالک ہوں۔ مکان کی قیمت ۱۸۰۰/ روپے ہے۔ گویا ۲۲۵/ روپے کی میری ملکیت ہے۔ اس لحاظ سے ۴۳۰/ روپے کی جائیداد کی مالکہ ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی آمدنی ہے۔ میرا خرچ خوراک وغیرہ میرے لڑکے ادا کرتے ہیں۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو کہ ۴۳ روپے ہوتے ہیں۔ میں یہ رقم انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں گی۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ الامۃ :۔ نشان انگوٹھا اللہ رکھی موصیہ باغبانپورہ۔ گواہ شد حکیم محمد عبداللہ سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ گواہ شد تاج دین فرزند موصیہ بقلم خود مستری شاہدین احمدی سیکرٹری مال انجمن احمدیہ باغبانپورہ۔

نمبر ۶۲۸۲:۔ منکہ خدا بخش ولد شیخ مولا بخش صاحب قوم خواجہ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مڈھ رانجھا حال کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔ مبلغ چار ہزار روپیہ نقد ہے۔ جو تجارت وغیرہ میں لگا ہوا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری ماہوار آمد ۳۵/ روپے ہے۔ اس کا بھی دسواں حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میں نے اپنے والد صاحب سے ۸۹۲/ روپے قرضہ لیا ہے اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ خدا بخش بقلم خود۔ گواہ شد بشیر احمد سیالکوٹی مولوی فاضل۔ گواہ شد سید بابو علی اکبر مولوی فاضل قادیان۔

نمبر ۶۲۸۳:۔ منکہ منصورہ بیگم زوجہ قاضی منصور احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۱۰/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۵۰۰/ روپے جو میں اپنے خاوند سے بصورت زیور وصول کر چکی ہوں۔ زیورات ۱۴ تولہ سونا قیمتی ۷۰۰/ روپیہ۔ چاندی وزنی سوا سو ۱۲۵ تولہ قیمتی ۱۰۰/ روپیہ۔ کل آٹھ سو روپیہ۔ میں اس جائیداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ منصورہ بیگم۔ گواہ شد منصور احمد کلرک خاوند موصیہ۔ گواہ شد قاضی عبدالرحیم اوورسیر قادیان۔

نمبر ۶۲۸۴:۔ منکہ حرمت بی بی زوجہ میاں فضل دین صاحب قوم ارائیں عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سیکھواں ڈاکخانہ ڈیرہ بوالہ۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰/ روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد اور ثابت ہو جائے۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یہ چند حروف وصیت تحریر کر دیئے ہیں۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا حرمت بی بی۔ گواہ شد مہر فضل دین صاحب خاوند موصیہ گواہ شد قریشی فضل حق مدرس سیکھواں

نمبر ۶۲۸۵:۔ منکہ حبیبہ خاتون زوجہ لطیف احمد صاحب قوم شیخ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن امروہہ حال قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد میرے خاوند کے ذمہ مہر ہے۔ جو مبلغ ۵۰۰/ روپے ہیں۔ اور زیور ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ پری بند نقرئی ۸ تولہ قیمتی ۶/ روپے کٹھلا نقرئی ۸ تولہ قیمتی ۹/ روپے۔ بچھے نقرئی ۳۲ تولہ قیمتی ۱۶/ روپے۔ چمپاور نقرئی ۸ تولہ ۶/ روپے۔ جوسن نقرئی ۳ تولہ قیمتی ۴/ روپے۔ نوگے نقرئی ۲ تولہ قیمتی ۵/ روپے۔ ہار نقرئی ۲۲/۰ روپے۔ جگنی ۲ ۱/۲ تولہ ۲/۸/ روپے۔ آرسی نقرئی ۱ ۱/۲ تولہ ۱/۸/۔ انوکھے نقرئی ۲۸/۰ تولے۔ جس کی اندازاً قیمت ۱۰۰/ روپیہ ہے کل ۶۰۰ روپے ہوئے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد سے کچھ رقم ادا کر دوں۔ تو وہ وصیت کردہ حصہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ الامۃ حبیبہ خاتون موصیہ۔ گواہ شد لطیف احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ بشارت احمد نسیم برادر موصیہ بقلم خود

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو چھ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو "شباکن" استعمال کریں قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص ۹/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے۔

ہر جگہ بکتا ہے۔

میک ورکس قادیان

B 68

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ ہندوستان کے متعلق حکومت برطانیہ کی پالیسی کی حمایت ہاؤس آف لارڈز نے بھی کردی۔ آج ہندوستان کے سوال پر بڑی بحث ہوئی جس کا آغاز وزیر ہند کے نائب ڈیوک آف ڈیون شائر نے کیا۔ آپ نے کہا۔ آج سے چھ ماہ قبل جب کرپس مشن ہندوستان بھیجا گیا۔ تو کانگرس نہ تو ملک کی دوسری پارٹیوں سے اور نہ حکومت سے سمجھوتہ کے لئے تیار ہوئی گو وہ ہندوستان کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی ہے۔ لیکن اس ملک میں اور بھی بڑی بڑی پارٹیاں ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ درآنحالیکہ ان میں سے اکثر جنگ میں بیش قیمت امداد دے رہی ہیں۔ اسکے بعد گورنمنٹ کو ایک زبردست سازش کا سامنا ہوا جو اہنسا کی تحریک نہیں ہے۔ اس میں ساٹھ سرکاری ملازم ہلاک اور ۶۰۰ سے زیادہ مجروح ہو چکے ہیں جن میں اکثر ہندوستانی ہیں۔ زیادہ گڑبڑ ان علاقوں میں ہوئی کہ جہاں تار۔ ریل اور ٹیلیفون میں رکاوٹ جاپانی حملہ کی صورت میں خطرناک نتائج پیدا کر سکتی تھی۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان میں فوجی بھرتی کافی مل رہی ہے اور اگر کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ تو بھی اس سے زیادہ جنگی تیاری کی رفتار بڑھ نہ سکیگی۔ بعض حلقوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ کو ایک قدم اور اٹھانا چاہیئے۔ مگر اب تو ہندوستان کو ہی اس طرف پہلے بڑھنا چاہیئے۔

راولپنڈی ۲۱ اکتوبر۔ کل بھی حضور وائسرائے نے ضلع راولپنڈی کے فوجی ٹھکانوں کا معائنہ کیا۔

آگرہ ۲۱ اکتوبر۔ مسٹر جناح نے یہاں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ خان بہادر کھوڑو اور مسٹر ایم۔ ایچ گزدر نے سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت میں شرکت میرے منشاء کے خلاف کی ہے۔ میں نے انہیں ہدایت کی تھی کہ وہ اس میں حصہ نہ لیں۔

دہلی ۲۱ اکتوبر۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ یہ افواہ سراسر بے بنیاد ہے کہ بلوچستان میں اشیائے خوردونوش کی کمی ہے۔ اس لئے وہاں سے لوگوں کو باہر بھیجا جا رہا ہے۔

احمد آباد ۲۱ اکتوبر۔ دو ماہ کے بعد آج میونسپل سکول کھلے۔ حاضری بہت کم تھی بعض سکولوں پر پتھر پھینکے گئے اور جائداد کو نقصان پہنچایا گیا۔ ناگپور سے باہر پولیس نے ایک لاری کی تلاشی لے کر دو رائفلیں، ۱۷ کارتوس اور دو پولیس کوٹ برآمد کئے جو گذشتہ فسادات میں لوٹے گئے تھے۔

پٹنہ ۲۱ اکتوبر۔ صوبہ بہار کے پندرہ دیہات پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ اجتماعی جرمانہ کیا گیا ہے۔

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ میونسپل کارپوریشن نے تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے ملازموں کیلئے گرانی کا الاؤنس منظور کیا ہے۔

ماسکو ۲۱ اکتوبر۔ روس کے تازہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل دن بھر سٹالن گراڈ اور موزڈاک کے محاذ پر بھیانک لڑائیاں ہوتی رہیں۔ سٹالن گراڈ میں دو نیا کی بستی میں روسی مورچوں پر دشمن نے زور کا حملہ کیا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ موسلا دھار بارش کی وجہ سے جرمن حملوں کی شدت میں کمی واقع ہوگئی۔ اس کے ہوائی اڈے دلدلیں بن رہے ہیں۔ گو جرمن ایک جگہ سے دریائے والگا کے کنارے جا پہنچے ہیں اور روسیوں کو پہنچنے والی کمک میں شدید رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ تاہم روسیوں کو گولیوں کی بوچھاڑ اور بموں کی بارش میں بھی برابر سامان پہنچ رہا ہے۔ گروزنی کی طرف بڑھنے والی جرمن فوج ابھی تک رکی ہوئی ہے۔ نودورسک کے جنوب مشرق میں روسیوں کو دو گاؤں خالی کرنے پڑے۔ مگر ایک اہم پہاڑی پر وہ قابض بھی ہو گئے ہیں۔

چنگکنگ ۲۱ اکتوبر۔ چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ شمالی کیانگسی میں چینی فوج نے حملہ کر کے بہت سی سڑکوں اور ریلوں کو برباد کر دیا۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ آکسفورڈ یونیورسٹی نے مارشل چیانگ کائی شیک کو ڈاکٹر آف لاء کی ڈگری دینے کی تجویز منظور کر لی ہے۔ ڈگری دینے کی رسم جنگ کے بعد ادا کی جائے گی۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ برطانیہ کے دو نئے جنگی جہاز بیڑے میں شامل ہو گئے ہیں یہ دونو گذشتہ پانچ سال سے زیر تعمیر تھے۔ ان پر چودہ چودہ انچ دہانہ کی توپیں ہیں۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ بحری وزارت کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی و امریکن بیڑے کی سرگرمیوں کے نتیجہ میں جنگ کے آغاز سے اب تک دشمن کی ۵۳۰ ڈبکنیاں غرق یا مجروح ہو چکی ہیں۔ روسیوں نے جو غرق کیں اور جون ۱۹۴۰ء تک فرانسیسی بیڑے کے ہاتھوں جو نقصان ان کو پہنچا۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ اطالیہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل آرسی لڑائی میں ہلاک ہو گیا ہے۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے اطالیہ کے گیارہ جرنیل ہلاک ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ سر کنگسلے وڈ وزیر مالیات برطانیہ نے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسوقت تک برطانیہ سوا ارب پونڈ جنگ پر خرچ کر چکا ہے۔ آپ نے ہاؤس سے التجا کی کہ ایک ارب پونڈ کی اور منظوری دیجائے۔ آپ نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اسوقت تک برطانیہ نے جنگ پر جو رقوم صرف کی ہیں وہ گذشتہ جنگ کے پہلے تین سال کے مصارف سے ۲½ گنا زیادہ ہے۔ اس امر کا بھی امکان ہے کہ ابھی ہمیں جنگ کے سلسلے میں اپنے اخراجات میں اور بھی اضافہ کرنا پڑے۔ آپ نے کہا کہ برطانوی عوام نے چھوٹی چھوٹی رقوم جمع کر کے ۱½ ارب پونڈ جنگی قرضے میں دیئے۔

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ خان بہادر کھوڑو نے ایک انٹرویو میں کہا کہ وہ اور مسٹر گزدر، ہدایت اللہ وزارت میں ذاتی حیثیت سے داخل نہیں ہوئے۔ جیسا کہ چند حلقوں میں کہا گیا ہے۔ بلکہ لیگ اسمبلی گروپ کے باقاعدہ نامزد نمائندے ہیں۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ کل جرمن طیاروں نے پھر انگلستان پر بم باری کی۔ یہ حملے کچھ پھیلے ہوئے تھے۔ چھوٹے بڑے ۶ شہروں اور دیہات پر حملے کئے گئے۔ بم برسائے اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ ان حملوں سے مالی نقصان بھی ہوا۔ مگر ہلاک شدوں کی تعداد ۲۰ سے زیادہ نہیں۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ وزیر مالیات برطانیہ نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ وزیر خزانہ امریکہ لنڈن پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ لارڈ ڈیون شائر نے دارالامراء میں بیان کیا کہ برطانوی حزب مخالف کے اخبار لکھ رہے ہیں کہ ہندوستان میں فتنہ و فساد کے موجود ہوتے ہوئے اگر برطانیہ کی طرف سے برما پر حملہ کیا جائے تو وہ کامیاب ثابت نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان ہمارا مخالف نہیں۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ چین کے صوبہ ہونان میں دو کروڑ چینی قحط کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ صوبہ دریائے زرد کے جنوب میں واقع ہے۔ قحط زدہ علاقوں کا رقبہ ۲۰ ہزار مربع میل ہے۔ یہ قحط خشک سالی کا نتیجہ ہے۔ رہی سہی فصلوں کو ٹڈیوں کے دل بادلوں نے تباہ کر دیا ہے۔ صوبے کے ایک تہائی باشندوں کی یہ حالت ہے کہ وہ بھوکوں مر رہے ہیں۔ لوگ علاقہ چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ جو باقی بچے ہیں وہ جڑیں اور درختوں کے پتے کھا کھا کر گذارہ کر رہے ہیں۔ حکومت اس علاقے کی طرف پورے طور پر متوجہ ہے۔

بنگلور ۱۹ اکتوبر۔ ٹکان ریڈیو ۲۲ اکتوبر کو اٹلی میں مقیم ہندوستانی اور برطانوی اسیروں کے پیغامات براڈ کاسٹ کریگا۔ یہ پیغامات ۷½ بجے شام ہندوستانی ٹائم کے مطابق براڈ کاسٹ کئے جائیں گے۔ اور یہ سلسلہ دو گھنٹے تک جاری رہیگا۔

دہلی ۲۱ اکتوبر۔ ہندوستان کے فضائی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ انڈین ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے ہندوستان کے اڈوں سے اڑ کر برما میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے ہوائی اڈوں۔ ریلوے لائنوں اور فوجی عمارتوں کو جن میں سپاہی موجود تھے نشانہ بنایا گیا۔ سب جہاز واپس آگئے۔

ماسکو ۲۱ اکتوبر۔ دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دشمن نے کئی بار حملہ کیا۔ مگر ہر بار منہ توڑ جواب دیا گیا۔ ایک علاقہ میں دشمن کی پیدل فوج اور ٹینک کچھ آگے بھی بڑھ گئے۔ مگر روسیوں نے انہیں پھر اصلی پوزیشن پر دھکیل دیا ہے۔ کارخانوں کے علاقہ میں لڑائی کی حالت خطرناک خیال کی جاتی ہے شمال مغرب میں روسی سکاؤٹوں کی سرگرمیاں برابر جاری ہیں۔ وہ دشمن کو جان و مال کا کافی نقصان پہنچا رہے ہیں اور گولہ بارود کے ذخائر برباد کر رہے ہیں۔ موزڈاک کے علاقہ میں گروزنی کی طرف جرمن پیش قدمی رکی ہوئی ہے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن طیاروں نے سالومن میں جاپانی اڈوں پر کامیاب حملے کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ سالومن کے جزائر میں جاپانی جنگی جہاز ابھی سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ نیو گنی میں جاپانی فوج کو ٹمپلٹن کی گھاٹی میں تین میل پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا۔

دہلی ۲۰ اکتوبر۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ سنٹر میں فوراً ایک عارضی قومی حکومت قائم کر دے اس کے لئے آپ نے ایک نئی سکیم پیش کی۔ جس کے متعلق آپ نے کہا کہ کانگرس اور مسلم لیگ دونوں سے جس کے بھی یہ پیش کی جائے۔ وہ اسے رد نہ کریگی۔ آپ نے کہا ڈیوک آف ڈیون شائر نے جو کہا تھا کہ کرپس مشن کی تجاویز کے بعد ہندوستان کیطرف سے کوئی تجویز پیش نہیں ہوئی۔ یہ اس کا جواب ہے۔ میں چاہتا ہوں اگر ممکن ہو۔ تو میں خود انگلستان جا کر وہاں کے لوگوں سے کہوں۔ کہ وہ ہندوستان کے بارہ میں صحیح باتوں کو پیش نظر رکھیں۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ برطانیہ کے دونو ہاؤسوں کے جس اجلاس میں جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم جنرل سمٹس تقریر کرنے والے ہیں۔ اس کی صدارت مسٹر لائڈ جارج کریں گے۔

مطبوعہ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی